● بچوں کا ماہنامہ 'امنگ' کا اگست ۲۰۱۸ء کا شمارہ ملا۔ لال قلعہ کی خوبصورت تصویر سے آراستہ رنگین سرورق جاذبِ نظر ہے۔ مضامین میں ''عظیم مردِ مجاہد: نواب سراج الدولہ''، سیدہ مہک فاطمہ رضوی اور ''مجاہد آزادی: مولانا فضل حق خیر آبادی''، انصاری حفیظ الرحمٰن مالیگانوی بڑے پُرمغز اور اہم مضامین ہیں۔ 'پہلی بات' میں بھی آپ نے ہندوستان کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والوں کی جانب اشارہ کرکے انھیں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ خاص طور سے گاندھی جی کی تحریک ''نمک ستیہ گرہ'' اور ۹/اگست کو 'انگریزو! بھارت چھوڑو' کے نعرے کے ساتھ ملک کی آزادی کے پروانے سر پر کفن باندھ کر میدان جہاد میں کود پڑے تھے۔ ایسی معلوماتی گفتگو اداریہ میں جان ڈال دیتی ہے۔ اُمید ہے آئندہ بھی اس طرح کی معلومات فراہم کرتے رہیں گے۔

کامکس اگرچہ بچوں کی تفریح کا ذریعہ ہیں، لیکن بڑے بھی اسے پڑھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس شمارے میں شامل سید واجد علی شاہ جیلانی کا ''کامکس: وطن پرست لڑکے کی سوجھ بوجھ'' میں جس طرح سید واجد علی شاہ جیلانی نے کہانی کو کارٹونوں سے سجایا ہے وہ بہت دلکش ہے۔

دیگر کہانیوں میں خان حسنین عاقب کی ''سچی عید'' اور مشتاق احمد آرزو کی ''فرماں بردار بیٹا'' پسند آئیں۔

شاعری میں علیم صبا نویدی، صابر رومانی اور جمیل فاطمی نے متاثر کیا۔ عطاء الرحمٰن طارق نے حضرت ابراہیم ادہم کا قصہ مختصر اور جامع انداز میں بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔

دیگر مشمولات میں 'ادبی دماغی ورزش'، اب ہنسنے کی باری ہے' اور میرا پسندیدہ شعر بھی پسند آئے۔ بالخصوص یہ شعر دلکش ہے:

وہ کرے بات تو ہر لفظ سے خوشبو آئے
ایسی بولی وہی بولے جسے اردو آئے

مرسلہ: عالیہ، نور الٰہی، نارتھ گھونڈہ، دہلی

● 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' کا تازہ شمارہ اگست ۲۰۱۸ء اپنی آب وتاب اور پرکشش و جاذبیت کے ساتھ نگاہ کے آگے ہے۔ لال قلعہ اور اس کے اوپر اپنی آن بان اور شان سے لہراتا ترنگا ہماری آزادی کا گواہ ہے، ۱۵/اگست کا دن عام دنوں سے لاکھ درجے افضل و برتر اس لیے بھی ہے ہمیں آزادی نصیب ہوئی ہے۔ اداریہ میں انگریزوں سے غلامی کی نجات اور ملکی آزادی کی تاریخ ایک صفحے میں کوزہ میں دریا کو بند کرنے کے مانند کام کیا گیا ہے، نمک ستیہ گرہ کا ذکر بھی اختصار سے سہی شامل ہے اس لیے یہ اداریہ غیر معمولی ہے۔ مجاہد آزادی مولانا فضل حق خیر آبادی، نواب سراج الدولہ، عام آدمی کا پھل آم ، کافی معلوماتی ہے۔ مضامین میں عالیہ کا مضمون شاہجہاں کا انصاف اور کامکس بھی خوب ہے۔ شاعری بھی حسب معمول ٹھیک ٹھاک ہے، لیکن حضرت ابراہیم ادہم، انمول خزانہ، شاعری کے کس پیرایے میں ہیں، صنفِ شاعری کی نشاندہی کردیا کریں، یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ معلومات کی کسوٹی کے سوالات بچوں کی ذہنی استطاعت کے حساب سے شائع کریں۔

امنگ سے مجھ جیسی سیکڑوں بچیاں امتحان کے دنوں میں بھی استفادہ کرتی ہیں۔ میں اتنا کہہ سکتی ہوں یہ ہمارے کام آتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے متعلق مضامین

وسوالات کا دائرہ بڑھائیں۔ بچوں کی تربیت جس ماحول میں ہو رہی ہے اس کا عکس تحریروں میں نہیں جھلکتا۔ مافوق الفطرت وطبیعت اور بعض اوقات کچھ لفظیات مطالعہ پر بار بنتی ہیں۔ ادبی دماغی ورزش جیسا کالم بچوں میں سوچنے کی صلاحیت بڑھاتا ہے، اسے جاری رکھیں۔ بچوں کی تحریروں کو من وعن شامل کرکے امنگ کو مزید دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ مذکورہ شمارہ میں یوم آزادی کے متعلق، علم کی فضیلت، برسات کے موسم، موسمی پھل اور عیدالاضحیٰ کے تناظر میں عمدہ شاعری پڑھنے کو ملی۔ بچوں کا ماہنامہ امنگ مکمل طور پر نئی نسل کی رہنمائی کا فریضہ حقیقی معنوں میں ادا کررہا ہے، اس کا سہرا اردو اکادمی دہلی کے سر جاتا ہے۔

مرسلہ: عافیہ سیفی: حوض رانی E12/51B، مالویہ نگر، نئی دہلی

● ۲۰۰۳ء میں جب میں کولکاتا گیا تھا اس وقت کلکتہ تھا۔ میرے دوست محمد نورعین اکبر علی کے گھر میز پر بچوں کا ماہنامہ اُمنگ دیکھا۔ اُس وقت یہ پرچہ پانچ روپیہ کا تھا اور زرسالانہ ۵۰ روپے تھا۔ شیب پور، ہوڑہ کے ڈاکخانے جاکر اُمنگ کے پتے پر MO کردیا اور پتہ آسام کا دے دیا جو آج ۲۱۰۸ء تک جاری ہے۔ میں آسام کے کسی شہر میں نہیں ہوں چھوٹا سا ایک گاؤں ہے۔ ایٹہ کھولا جہاں لوگ مکان بنانے کے ایٹہ تیار کرتے ہیں، جنگل ہے، پہاڑ ہے۔ برابر کی زمین پر دھان اور چائے کی کھیتی ہے۔ ایک چھوٹا سا ڈاک گھر ہے جس میں پارسل VP خط وغیرہ آتے ہیں۔ نہ کمپیوٹر ہے اور نہ منی آرڈر ہوتا ہے اسٹاف میں صرف ایک ماسٹر ہے ایک پیون ہے بڑا ڈاک خانہ ناہر باڑی ہے روپیہ بھیجنے کے لیے ۱۰۰ روپے خرچ کرکے شہر جانا پڑتا ہے۔ اس لیے مجھے بذریعہ وی پی میگزین بھیجیں۔ اللہ سے دعا گو ہوں کہ اُمنگ دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔ تمام اسٹاف کو اللہ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

مرسلہ: محمد اسداللہ انصاری، مسجد روڈ، ایٹہ کھولا (آسام)

● جولائی ۲۱۰۸ء کا بچوں کا ماہنامہ امنگ نظر نواز ہوا۔ پہلی بات سے شروع کرکے مضامین اور کہانیاں پڑھتے ہوئے شاعری کا مطالعہ کیا اور پھر لطیفے، پسندیدہ اشعار اور معلومات کی کسوٹی سب کچھ ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ گھر میں اُمنگ آتے ہی جس کے بھی ہاتھ لگ جائے وہ جب تک پورا رسالہ نہ پڑھ لے، دوسرے کا نمبر ہی نہیں آتا۔ میری باجی، بھائی جان اگرچہ اب بڑے ہوگئے ہیں، لیکن وہ بھی اُمنگ سے ہماری ہی طرح چپکے رہتے ہیں۔ اللہ اس رسالے کو نظر بد سے بچائے۔

اس شمارے میں کرشن پرویز کا مضمون 'سوا سو سال کی کہانی'، ریاض آنکلی کا مضمون 'وقت کی پابندی کامیابی کی ضامن' پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ خاص طور سے ریاض صاحب نے جو وقت کے بارے میں بتایا ہے، اسے یقیناً گرہ سے باندھ لینا چاہیے۔

رسالے کے دیگر مشمولات میں انور نزہت کی کہانی 'ایک جان دو قالب' منظر مظفرپوری کی احساس ندامت اور ناجیہ نجم کی کہانی ضد کا انجام بہت پسند آئیں۔ شاعری میں کوثر صدیقی اور ڈاکٹر ذکیہ رخشندہ کی نظمیں پڑھ کر دل روشن ہوگیا۔ ان سب کو میری طرف سے اور ہمارے پورے گھر کی طرف سے بہت بہت مبارک باد۔

مرسلہ: ثانیہ صدیقی، شکارپور، شاہ پور، مظفرنگر (یوپی)

● جون ۲۰۱۸ء کا اُمنگ میرے ہاتھوں میں ہے۔ سرِورق بہت ہی خوبصورت ہے۔ ہر ماہ اداریہ میں ایک سبق ہوتا ہے جو مجھے بہت پسند ہے۔ آپ نے بچوں کو بہت اچھا مشورہ دیا ہے کہ چھٹیوں کے دنوں میں اسباق بھی دہراتے رہیں اور اساتذہ نے جو کام دیا ہے، اسے بھی کرتے رہیں۔ مستقل کالمس بہت خوب ہیں۔ سبھی کہانیاں اور نظمیں بے حد پسند آئیں۔ یہ رسالہ خوب ترقی کرے۔ آمین۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، حسین نگر کالونی، بھاگا، دھنباد، جھارکھنڈ